سوال

(345)حج کا احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم یمن کے رہنے والے ہیں ہم نے حج کا قصدوارادہ کیا اور ہم حج سے دس دن قبل طائف پہنچ گئے پھر ہم نے مدینہ کا قصد کیا اور ہم بغیر احرام باندھے میقات سے گزر گئے تو کیا ہمارے اس عمل کی وجہ سے ہمارے ذمہ کوئی چیز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ لوگ جو بغیر احرام باندھے میقات سے گزر گئے یا تو انھوں نے عمرے کا قصد کیا تھا اور احرام باندھا یعنی احرام کا لباس پہنا اور عمرے کا تلبیہ کہا اس وقت میں جب وہ میقات سے گزر چکے تھے تو یہ لوگ گناہ گار ہوں گے۔

لیکن کیا اس پر "دم" (بکری وغیرہ کی قربانی) ہے؟ تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے پس اکثر علماء اس شخص پر "دم" واجب کرتے ہیں جو بغیر کسی عذر شرعی کے عمداً میقات سے گزر گیا لیکن میں ذاتی طور پر حج یا عمرے کا احرام باندھنے والے پر ہر غلطی کے ارتکاب کرنے پر خون کو واجب کرنے پر مطمئن نہیں ہوں اگر چہ یہ گناہ کتنا ہی بڑا ہو جب تک کوئی نص شرعی نہ ہو جو خون کو واجب کرنے والی ہو۔

جبکہ لوگ اس میں وسعت پیدا کرتے ہیں بلا شبہ جس نے بھی عمداً یا بھول کر یا ناواقفیت کی وجہ سے صحیح چیز کی مخالفت کی اس پر خون واجب ہے اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس اثر کو دلیل بناتے ہیں جو فی الحقیقت صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے لیکن ہم صحیح بخاری میں ایک ایسا قصہ پاتے ہیں جو اس کے منافی ہے وہ قصہ اس اعرابی کا ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا اس حال میں کہ اس اعرابی نے ایک جبہ زیب تن کیا ہوا تھا جس سے خلوق کی خوشبو مہک رہی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ جبہ اتار دے اور خلوق خوشبو کو دھو دے اور اپنے عمرے میں وہی کچھ کرے جو وہ حج میں کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کفارہ کا حکم نہیں دیا۔

لہٰذا ہم کہتے ہیں جب کوئی شخص عمرے کی نیت کیے ہوئے بغیر احرام باندھے مقیات سے گزر جائے تو اس پر بلا شبہ گناہ تو ہو گا اور اس پر بعض علماء کے نزدیک "دم" بھی ہو گا لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ اس پر دم لازم ہے (علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 302

محدث فتویٰ